بسم اللہ الرحمن الرحیم

غلام علی ہزارہ امیدوار ناظم حلقہ 16

تنظیم نسل نو ہزارہ مغل جہاں بہت سے شعبوں میں اجتماعی، سیاسی، فلاحی قومی اور مذہبی خدمات انجام دے رہی ہیں، وہاں ادبیات کے میدان میں بھی کافی گران قدر خدمات انجام دے رہی ہیں۔ اس کے زیر اہتمام بیک وقت تین ماہنامہ رسالے ''پیغام تنظیم''، ''دیدگاہ نسل نو'' اور ''چہل دختران تاریخ'' کی صورت اجراہو رہے ہیں۔ ان تینوں رسالوں میں قارئین کیلئے بہتر سے بہترین قسم کے علمی، نظریاتی، سیاسی، مذہبی، قومی، تاریخی اور ثقافتی مضامین کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایے کے شعراء کی نظمیں غزلیں، افسانے، فیچر اور بہت سی دوسری معلوماتی تحریریں پیش کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں آئندہ ہونے والے بلدیاتی انتخابات کے حوالے سے ہم نے یہ فیصلہ کرلیا کہ علاقے کے چیدہ چیدہ نمائندوں کے انٹرویوز، ان کے منشور اور نظریات کو بھی قارئین تک پہنچانے کا بندوبست کیا جائے۔ اس سلسلے میں ہم نے آپ کی ذات گرامی کو بھی اپنے لسٹ میں شامل کرلیا ہے۔ پیغام تنظیم آپ کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے ''پیغام تنظیم'' کے نمائندوں کو وقت دیا۔

پیغام تنظیم: سوالات پوچھنے سے پہلے آپ سے گزارش ہے کہ قارئین کیلئے اپنا مکمل اور ایک مختصر سا تعارف کرائیں۔

غلام علی ہزارہ: میرا نام غلام علی اور والد کا نام حسین علی۔ 2001ء میں غلام علی آزاد کے ساتھ الیکشن لڑا تھا۔ اس لئے میں نے اپنا نام غلام علی ہزارہ رکھا۔

پیغام تنظیم: آپ کی تعلیم کیا ہے، آپ کا مضمون کیا رہا ہے، کیا آپ مطالعہ کرتے ہیں، اگر ہاں، تو کن کو اور اگر نہیں تو کیوں؟

غلام علی ہزارہ: میں نے بی۔ اے کیا مطالعہ کرتا ہوں لیکن سیاسی مطالعہ نہیں کرتا۔

پیغام تنظیم: آپ کا تعلق چونکہ ایچ۔ ڈی۔ پی سے ہیں لحاظہ ایچ۔ ڈی۔ پی کے چند نظریاتی یا سیاسی نکات بتائیں؟

غلام علی ہزارہ: ایچ۔ ڈی۔ پی کا وجود اس لئے لازمی قرار پایا کہ گزشتہ سانحات میں عوامی مسائل حل کرنے یا اوپر کی سطح تک اپنی قرارداد منظور کرانے یا حقوق کی بازیابی کی بنیاد پر ایک سیاسی پارٹی کی ہزارہ قوم کو اشد ضرورت تھی۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ کلر کونسا ہے؟

غلام علی ہزارہ: پسندیدہ کلر میرا سرخ رنگ ہے۔

پیغام تنظیم: آپ کا پسندیدہ کھیل اور کھلاڑی کون ہے؟

غلام علی ہزارہ: فٹ بال، قیوم علی چنگیزی

پیغام تنظیم: پسندیدہ خوراک؟

غلام علی ہزارہ: سبزی۔ دال

پیغام تنظیم: انتخابات سے پہلے اگر آپ کا کوئی سیاسی بیک گراونڈ ہو ذرا تفصیل سے بتائیں؟

غلام علی ہزارہ: 2001ء الیکشن سے پہلے میرا سیاست سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ پہلے سٹوڈنٹ تھا۔ پھر کاروبار میں لگ گئے۔ غلام علی آزاد جنرل کونسلر کی سٹ کے لئے میرے پاس آئے کہ آپ اس لسٹ کے لئے موزوں ہیں میں نے انکار کیا لیکن باقی دوستوں نے زور دیا کہ آپ ضرور آئیں۔

پیغام تنظیم: ہزارہ قوم کے اندر آپ کا پسندیدہ سیاستدان شخصیت کون اور کیوں ہے؟

غلام علی ہزارہ: ہزارہ قوم میں بڑا سیاستدان گذرا ہی نہیں پسندیدہ شخصیت میجر سردار جنہوں نے ہزارہ قوم کے لئے کام کیا۔

پیغام تنظیم: آپکو کب اور کس بات پر غصہ آتا ہے آپ اپنے غصے پر کیسے قابو کرتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میں تنقید بھی برداشت کرتا ہوں اور تعریف بھی۔ خاموشی غصے کے وقت اختیار کرتا ہوں۔

پیغام تنظیم: جمہوریت کو فروغ دینے کے لئے ہمیں کن اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

غلام علی ہزارہ: ایک دوسرے کو برداشت کرنا چاہیے، تنقید کو برداشت کرنا چاہیے۔

پیغام تنظیم: آپ آزادی تحریر و تقریر کے کس قدر حامی ہیں؟

غلام علی ہزارہ: دونوں ہونا چاہیے۔

پیغام تنظیم: آپ صدر مشرف کی خارجہ پالیسیوں کو کس طرح سے دیکھتے ہیں، نیز پاکستان ہندوستی کو مستقبل میں علاقائی سیاست کے حوالے سے کس طرح تجزیہ کرتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: دہشت گردی کے خاتمے کی کوششوں کو میں سراہتا ہوں۔

پیغام تنظیم: تنظیم کی کارکردگی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں، آپ کے سورس آف انفارمیشن کیا رہا ہے؟

غلام علی ہزارہ: پہلے تنظیم بہت فعال تھا جس پر ہم فخر کرتے تھے۔ مہاجرین کی بھی بہت خدمات کی لیکن اب تنظیم کی اُن حوالوں سے کارکردگی نہیں۔

پیغام تنظیم: کیا آپ ماہنامہ رسالہ ''پیغام تنظیم''، ''چہل دختران تاریخ'' اور ''دیدگاہ نسل نو'' کا مطالعہ کرتے ہیں اگر ہاں تو کیسے لگا، جبکہ ہم آپ کو ہر مہینے باقاعدہ یہ رسالے ارسال کرتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میں ہر مہینہ باقاعدہ مطالعہ کرتا ہوں۔ میرا ارادہ تھا کہ میں آپ کو خط لکھوں لیکن مصروفیات کی بناء پر ایسا ابھی تک نہیں ہو پایا۔

پیغام تنظیم: تنظیم اب بھی الحمد اللہ کافی فعال ہے اتنے کام کے باوجود اگر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ تنظیم نے کیا کیا۔ تو اسے کیسا کہا جائے تعصب یا تنگ نظری؟

غلام علی ہزارہ: تنظیم کو چاہیے تھا کہ وہ کوئی اہم سیاسی پارٹی بناتے جو عوام کی خدمت کا بیڑہ اٹھاتے لیکن افسوس کہ اُس نے ایسا نہیں کیا۔

پیغام تنظیم: قومی تعمیر میں تنظیم کا عملی رویہ کیا اور کیسا رہا ہے، اس بارے میں کوئی مشورہ دیجئے؟

غلام علی ہزارہ: میرا مشورہ یہ ہے کہ تنظیم کو آگے آنا چاہیے۔ پہلے جو کردار ادا کرتے تھے اب بھی وہی اُن کا کردار ہونا چاہیے۔

پیغام تنظیم: آپ سیاست کیونکر کر رہے ہیں جبکہ ہر سیاستدان کا کہنا ہے کہ وہ قوم کا خادم ہے، لیکن بعد میں آقا بن جاتے ہیں، آپ اُن سے کیسے مختلف ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میں اوپر کی سطح پر سیاستدان نہیں رہا۔ البتہ اپنے علاقے کے لوگوں کے لئے سماجی کام کرتا رہا۔ کیونکہ ہمارے نمائندے نے کام نہیں کیا۔ میرے علاقے کے لوگوں نے مجھے آخر کار کہا کہ میں بطور ناظم اُن کی خدمت کروں۔

پیغام تنظیم: گزشتہ دور میں آپ نے ناظم کے عہدے کے لئے مقابلہ کیا۔ کیا آپ نے اپنی جائیداد کے گوشوارے جمع کئے۔ اس مرتبہ کیا آپ اس قسم کی معلومات عوام کو فراہم کرینگے؟

غلام علی ہزارہ: اس وقت ایک آلٹو گاڑی اور موٹر سائیکل تھا۔ اب بھی ہے۔

پیغام تنظیم: آپ نے اپنے انتخابات کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟

غلام علی ہزارہ: 2001ء میں میں نے 50 سے 60 ہزار روپے خرچ کیا۔ اور اب۔۔۔

پیغام تنظیم: آپ کی کمپین آپ سے کئی زیادہ زرغون ٹاؤن کے سابقہ نائب ناظم خالق ہزارہ چلا رہے ہیں کیا وجہ ہے؟

غلام علی ہزارہ: پارٹی کے سربراہ کی حیثیت سے انہیں چلانا چاہیے۔ بلکہ تمام حلقوں میں وہ اپنے امیدوار کے لئے وہ کمپین کر رہے ہیں۔

پیغام تنظیم: کیا یہ سچ ہے کہ دوسرے ناظمین کے مقابلے میں آپ کے سپورٹر عوام کا استقبال ٹھنڈے آموں سے کرتا ہے؟

غلام علی ہزارہ: کاغذات نامزدگی جمع ہونے سے پہلے خاص مہمانوں کو تواضع کیا جاتا تھا۔ اب بھی خاص مہمانوں کا تواضع آموں سے کیا جاتا ہے۔ لیکن عام پبلک کے لئے ایسا نہیں۔

پیغام تنظیم: یہ فرق کیوں؟

غلام علی ہزارہ: بس۔

پیغام تنظیم: ایچ۔ ڈی۔ پی کے جنرل سکرٹری آپ کی کمپین میں نظر نہیں آرہا اس کی وجہ کوئی سیاسی چپقلش یا نظریاتی اختلافات ہیں؟

غلام علی ہزارہ: جنرل سکرٹری اپنا رول پورے طریقے سے ادا کر رہا ہے۔

پیغام تنظیم: ناصر آباد اور مومن آباد کے درمیان چلنے والی بسوں کے تنازعے کے بارے میں کیا کہیں گے؟

غلام علی ہزارہ: بسوں کے خلاف نہیں۔ بلکہ بسوں کو معین روٹ تک ہی محدود کیا جائے۔

پیغام تنظیم: جیسا کہ یہ نظام بالکل نیا ہے آپ بھی نئے کھلاڑی کی طرح اس میدان میں اُتر آئے ہیں۔ تو اس نظام کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں؟

غلام علی ہزارہ: اس نظام میں خوبیاں یہی ہے۔ کہ عوام کے مسائل اُن کی دھلیز پر حل ہو رہی ہے۔ اس نظام میں ضرورت ہے مخلص اور دیانتدار کی۔ جو گراس روٹ پر عوام کے مسائل حل کر سکیں۔

پیغام تنظیم: گزشتہ مرتبہ خالق ہزارہ نائب ناظم ٹاون کی حیثیت سے آپ کی حمایت کر رہے تھے۔ اس مرتبہ کس حیثیت سے آپ کی حمایت کر رہے ہیں۔ حلقہ 15 میں ان کے نہ آنے کی وجوہات کیا ہیں؟

غلام علی ہزارہ: خالق ہزرہ ایک دفعہ نائب ناظم زرغون ٹاون منتخب ہو چکا ہے۔ تو اُسے آگے آنا چاہیئے۔ پیچھے نہیں جانا چاہیئے۔

پیغام تنظیم: لیکن ایک حلقے کا کہنا ہے کہ خالق ہزارہ نے کام نہیں کیا۔ انہوں نے اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔

غلام علی ہزارہ: میں اس بات سے اتفاق نہیں رکھتا۔ کیونکہ میرے علاقے میں 21 لاکھ روپیہ خالق کے فنڈز سے کام ہوا۔

پیغام تنظیم: کہا جاتا ہے کہ خالق ہزارہ کی اپنی کوئی پالیسی نہیں تھی۔ وہ تو پشتونخواہ کے ناظم تہاروون کی پالیسی پر عمل کرتا دکھائی دے رہا تھا؟

غلام علی ہزارہ: یہ غلط بات ہے۔ تہاروون کی کوشش تھی کہ سارے فنڈز اپنے علاقے میں لے جائیں۔ اس سلسلے میں خالق ہزارہ کے کافی اختلافات تہاروون کے ساتھ رہے۔

پیغام تنظیم: کہا جا رہا ہے کہ ناظمین نائب ناظمین اور کونسلران کے درمیان اختلافات آخر دم تک موجود رہیں، کچھ کے کیسز عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ بحیثیت امیدوار ناظم آپ کا کیا خیال ہے۔ کہیں آپ کا کیس بھی تو نہیں؟

غلام علی ہزارہ: میرا تو کوئی کیس نہیں۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ قوم کے مسائل انہیں مل بیٹھ کر حل کریں ایک دوسرے کے پاوں نہیں کھینچنا چاہیئے، ذاتی مفاد کو ایک طرف رکھ کر صرف اور صرف قوم کی خدمت کریں۔

پیغام تنظیم: آپ کے بارے میں بھی کہا جاتا تھا کہ آپ ہاوس میں پورا پورا چپ کا روزہ رکھتے تھے کسی سے بولتے نہیں تھے۔ کسی دوسرے ناظم کا ساتھ نہیں دیا کرتے تھے، کیا وجہ تھی؟

ج: اجلاس میں ہر دفعہ کورم پورا نہیں ہوتا تھا ماسوائے بجٹ کے اجلاس کے جب تک کورم پورا نہ ہو تو بات کرنا فضول تھا، اس لئے۔

پیغام تنظیم: کیا کورم پورے نہ ہونے کا بہانہ آپ اپنی کارکردگی کو چھپانے کی خاطر تو نہیں کر رہے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: اب انشاءاللہ اس دفعہ ہاوس میں مسائل پر بات چیت کے حوالے سے آپ دیکھیں گے۔ (اگر اللہ نے چاہا)

پیغام تنظیم: انتخابات سے پہلے ہر ایک بلند و بالا دعوے کرتے ہیں لیکن کامیابی کے بعد اپنے پڑوسیوں اور قریبی رشتہ داروں تک کو بھول جاتے ہیں، آپ اپنے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: نہیں میں اس طرح آپ میرے بارے میں اس حوالے سے سروے کر سکتے ہیں۔

پیغام تنظیم: ہمارے نوجوانوں میں انتشار آخری حدوں کو پہنچ چکی ہے۔ آپ اس بارے میں تجاویز رکھتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: آپ کی بات سے مجھے پورا اتفاق ہے کہ گراس روٹ لیول سے اوپر کی سطح تک ہمارے بزرگوں کو بھی سیاسی میدان میں آنا چاہیئے تاکہ ان سماجی مسائل پر قابو پایا جا سکیں۔

پیغام تنظیم: آپ بزرگوں اور عوام کے اکٹھا کرنے کی بات کرتے ہیں۔ جبکہ لوگوں کا کہنا ہے کہ ایچ۔ ڈی۔ پی کے اندر تمام تر نظریات ایک طرف مگر اکیلے پرواز کرنے کے شوقین خالق ہزارہ دوسری طرف، اصل بات کیا ہے، آپ عوام کو بتا دیں گے؟

غلام علی ہزارہ: میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔

پیغام تنظیم: آپ کے خیال میں ہم اپنے معاشرتی اقدار کو کس طرح سے تحفظ دے سکتے ہیں، جبکہ دوسری طرف میڈیا نے نئے چینلز کی بھر مار کر رکھی ہے؟

غلام علی ہزارہ: ان چینلوں کو واقعی بالکل بند کیا جائیں جو ہماری ثقافت، مذہب اور تہذیب کے خلاف ہیں؟

پیغام تنظیم: ہماری قوم کے اندر تمام تر پارٹیوں پر مشتمل ایک اتحاد قائم ہوسکتا ہے۔ اگر ہاں تو کیسے اور کن بنیادوں پر؟

غلام علی ہزارہ: بالکل ہوسکتا ہے۔ اگر نواز شریف اور بے نظیر ساتھ مل کر الیکشن لڑ سکتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔

پیغام تنظیم: گزشتہ برسوں میں ہماری قوم کو ناقابل جبران سانحات اور نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ بحیثیت امیدوار ناظم آپ نے کیا کردار ادا کیا؟

غلام علی ہزارہ: میں اس سانحات میں موقع پر موجود رہا۔ اور تا آخر جو مجھ سے ہوسکا میں نے کیا۔

پیغام تنظیم: آپ میجر نادر علی اور کرنل یونس کے اختلافات کے بارے میں کیا موقف رکھتے ہیں جبکہ چند دنوں پہلے دونوں کے خلاف ایچ۔ڈی۔پی کی طرف سے ایک پمفلٹ بھی شائع ہوا تھا؟

غلام علی ہزارہ: دونوں کے خلاف پمفلٹ کے بارے میں مجھے علم نہیں۔ کرنل یونس بھی قابل احترام ہے اور میجر نادر بھی بیوروکریٹ کی حیثیت سے ہمارے لئے قابل فخر شخصیت ہے۔ البتہ ناظمین نے ملکر دونوں کے درمیان خلا کو پر کرنے کی کوشش کی تھی۔

پیغام تنظیم: ایچ۔ڈی۔پی کی طرف سے شائع شدہ پمفلٹ میں "کسی بھی فٹ بال کے کھلاڑی اور ایک بیوروکریٹ کہ جس کا ماضی کتنا ہی اچھا کیوں نہ رہا ہو اُن کے لئے سیاست میں کوئی گنجائش ہم نہیں رکھتے" سے کیا مراد ہے، کن کی طرف آپ کا اشارہ ہے، یا یہ Message آپ کی طرف سے کن کیلئے ہے؟

غلام علی ہزارہ: میرے خیال سے زیادہ تر لوگوں کا کہنا ہے کہ کرنل یونس نے سیاست کے میدان میں کام نہیں کیا۔ اس لئے انہیں سیاست میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ بیوروکریٹ کے بارے میں مجھے نہیں معلوم البتہ میں نے پمفلٹ نہیں پڑھا۔

پیغام تنظیم: کیا یہ عجیب وغریب قسم کی بے خبری کا عالم نہیں کہ آپ کی جماعت کی طرف سے ہزاروں کی تعداد میں ایک پمفلٹ تقسیم ہوتا ہے اور آپ کو علم تک نہیں؟

غلام علی ہزارہ: جس وقت یہ پمفلٹ چھپا تھا میں یہاں موجود نہیں تھا۔

پیغام تنظیم: سیاسی حلقوں کا کہنا ہے کہ ایک بیوروکریٹ اپنے لئے سیاسی مقام حاصل کرنے کے لئے عوامی نمائندوں کے پراجیکٹس اپنے کھاتے میں ڈال رہا ہے، جبکہ بحیثیت بیوروکریٹ ان کو یہ اختیار حاصل نہیں، آپ کیا کہتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میجر نادر نے تمام ناظمین کو کروڑوں کے حساب سے فنڈ ترقیاتی کاموں کے لئے مہیا کئے۔ ہم اُن کے نہایت شکرگزار ہیں کہ انہوں نے علاقے کی ترقی میں ہمارے ساتھ تعاون کیا۔

پیغام تنظیم: ایچ۔ڈی۔پی نے بلوچوں کے ساتھ اُن کے سیاسی جماعت میں اتحاد کرنے کی بہت کوشش کی۔ لیکن پھر بھی اُن کی طرف سے ہماری لوکلٹی (Locality) کو چیلنج کیا گیا "ہم ہیں مشتاق اور وہ بیزار" کیوں؟

غلام علی ہزارہ: بلوچوں کی طرف سے جب اس قسم کی مخالفت سامنے آئی۔ تو اُس کے جواب میں ہمارے پارٹی کی طرف سے مخالفت سب سے زیادہ رہی۔ ہمارے پارٹی کے سربراہ جواد ایثار نے اسلام آباد میں مشاہد حسین سے ملاقات کی جس کے دوران مشاہد حسین نے ہمارے تحفظات کی مکمل یقین دہانی کرائی۔

پیغام تنظیم: اخبارات کی حد تک تو بہت سی سیاسی جماعتیں اتحاد کر لیتے ہیں جیسے ایچ ڈی پی اور بلوچوں کا اتحاد، لیکن عملی طور پر ایک دوسرے کے خلاف دکھائی دیتے ہیں آپ کے خیال میں اس کی کیا وجوہات ہیں؟

غلام علی ہزارہ: سیاسی میدان میں اس طرح ہوتا رہتا ہے۔

پیغام تنظیم: جب کوئٹہ میونسپل کمیٹی میں آپ کے سپورٹر خالق ہزارہ کی طرف سے "ہمیں کالج نہیں، ٹب چاہیے" کا نعرہ لگا تو آپ کی طرف سے خاموشی دیکھنے کو ملی۔ کیا واقعی ہماری قوم کو کالج نہیں ٹب چاہیے تھا؟

غلام علی ہزارہ: میں اس سے اتفاق نہیں رکھتا کہ اس نے یہ الفاظ کہا ہو۔

پیغام تنظیم: جب آپ کرنل صاحب اور میجر نادر صاحب سے ملے اُن کی باتیں سنی تو آپ کس کو حق اور کس کو ناحق قرار دیتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میجر صاحب نے اپنے بارے میں بات کی۔ کرنل صاحب نے اپنے بارے میں اور باقی افسران بھی تھے۔ تو انہوں نے اُن کی آپس میں دوستی کرائی مگر مجھے نہیں پتہ کہ اس میں کوئی تیسرا ہاتھ بھی کام کر رہا ہے یا نہیں۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! آپکے خیال میں ایک اچھے نمائندے میں کون کونسی خوبیاں ہونی چاہیے۔ اور عوام کو کیسے نمائندوں کا انتخاب کرنا چاہیے؟

غلام علی ہزارہ: ایک اچھے نمائندے کو ہر تعصب اور تنگ نظری سے پاک ہونا چاہیے اور علاقے کے عوام کے لئے کام کرنا چاہیے اور اُسکو یہ نہیں دیکھنا چاہیے کہ کون میرا حریف ہے۔ کون میرا دشمن ہے تمام حلقے کے عوام کے لئے کام کرنا چاہیے ایک دوسرے کو برداشت کرنا چاہیے۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! خارتار کے اندر خالی زمین پر جب مسئلہ اٹھا تو آپ اور آپکے سپورٹر خالق ہزارہ کی طرف سے کیا کردار ادا کیا گیا۔ لوگ تو کچھ اور کہتے ہیں کہ آپ عوامی رائے کے خلاف ذاتی طور پر ایک شخص یعنی قابض کے ساتھ تھے۔ بظاہر آپ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی ناکام کوشش کرتے تھے؟

غلام علی ہزارہ: جتنے بھی خارتار کے واقعات ہوئے ہم لوگ بالکل اسے خلاف تھے ہم لوگ اس زمین کو ہزارہ Property میں شمار کرتے ہیں اور اس میں کسی فردِ واحد کو قابض نہیں ہونا چاہیے۔ ہم ہمیشہ قابض لوگوں کے خلاف رہے ہیں۔ اور اس کے Papers میں بھی موجود ہے۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! آپ اس الیکشن میں ناظم کے اُمیدوار ہے۔ آپ کن بنیادوں پر اپنے پینل کو اپنے حریف اُمیدواروں کے مقابلے میں بہتر کہہ سکتے ہیں جبکہ ایک مسلم لیگ (ق) اور ایک پی۔پی۔پی کے اُمیدوار بھی آپکے سامنے برسرِ پیکار ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میں اس بار بالکل ہزارگی کی بنیاد پر کھڑا ہو رہا ہوں اور اپنے کام کی بنیاد پر کھڑا ہو رہا ہوں۔ جو میں نے حلقے کی عوام کے لے کئے۔ تو میں ہزارگی اس لئے کہہ رہا ہوں کہ جو پی۔پی۔پی کے اُمیدوار ہے تو آگے چل کر وہ اُنکے ماتحت رہیں گے۔ پی۔پی۔پی میں ہر قوم ہے۔ بلوچ۔ پشتون۔ پنجابی بھی ہے یہ اُنکے پابند ہوں گے۔ اور جہاں تک ہو سکے یہ اپنے ووٹ غیر قوم کی حمایت میں بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ہزارہ قوم کو ووٹ بھی دیں گے جو بھی شخصیت ہزارہ کھڑے ہونگے تو ہم اُسکی حمایت بھی کریں گے۔

پیغام تنظیم: اُوپر کی سطح پر آپکے خیال میں ہماری قوم سے کونسی شخصیت ہے جو موزوں نظر آتا ہے جسے آپ سینی اُمیدوار کے طور پر لانا پسند کریں گے؟

غلام علی ہزارہ: موزوں تو ہر کوئی ہو سکتا ہے جو بشرطیکہ آگے آنا چاہتا ہو جس میں قابلیت زیادہ ہو سیاست میں۔

پیغام تنظیم: اُس آگے آنے والے اور "سیاست" کے ماہر کا نام نہیں بتانا چاہیں گے؟

غلام علی ہزارہ: میں کسی ایک شخص کو منتخب نہیں کرنا چاہتا۔ البتہ میرٹ کی بنیاد پر جو بھی آنا چاہیں گے ہم اُسکی حمایت کریں گے۔

پیغام تنظیم: آپکے خیال میں اس وقت آپکے حلقے میں اور قوم میں سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے؟

غلام علی ہزارہ: میرے حلقے میں پانی کے مسائل کے لئے ہم نے بہت کوششیں کی ہے۔ انشاءاللہ ایک دو چار دن میں پانپ لائن بھی آجائیں گی۔ مشین بھی ہم نے منظور کرالی ہے۔ جو کہ سیلابی نالیں ہیں۔ اس میں ہی ہم نے فنڈ منظور کرالی ہے۔ جہاں تک یہ مسائل ہیں۔ تو یہ اس سال نہیں تو اگلے سال اس مہینے نہیں تو اگلے مہینے حل ہوں گے۔

پیغام تنظیم: آپ کے ساتھ سابقہ نائب ناظم برات علی صاحب کا کہنا ہے کہ اس وقت آپ ایک نالہ ہزارہ قبرستان روڈ بنا رہے ہیں جس سے نچلے علاقے کے عوام کو بہت خطرہ ہے۔ آپ کیا کہیں گے، خطرہ کیوں ہے؟

غلام علی ہزارہ: ہمارے حلقے میں سیلابی پانی آکر مین روڈ قبرستان روڈ پر اکثر جمع رہتا ہے تو ہم نے میجر نادر صاحب کو درخواست دی کہ ہمارا یہ مسئلہ ہے۔ تو یہ سارا پانی کو ری سائیکل کر کے سبزہ زار کے لئے استعمال ہوگا۔

پیغام تنظیم: گزشتہ دور میں آپ نے اپنے نظمی پیریڈ میں کتنی مرتبہ اپنے علاقے کے سکولوں کا دورہ کیا؟

غلام علی ہزارہ: میرے اپنے حلقے میں تو کوئی سکول نہیں ہے البتہ جب بھی مجھے شکایت موصول ہوئی تو میں نے اپنے نمائندہ بھائیوں کے ساتھ سکول کا دورہ

کیا۔سردار عیسیٰ خان سکول اور ہزارہ سوسائٹی سکول سے شکایت ملی تو اس سلسلے میں ہم نے ADO سے رابطہ کیا۔ہم نے ٹیچر زکی مذمت کی اور اسکے خلاف کام بھی کیا۔

پیغام تنظیم: میں نے خود ہزارہ سوسائٹی ہائی سکول کا دومرتبہ دورہ کیا۔اُس میں کافی طویل عرصے تک پرنسپل تعینات نہیں تھے۔پرنسپل کے نہ ہونے کی وجہ سے اساتذہ بالکل پڑھانے میں دلچسپی نہیں لیتے تھے جسکی وجہ سے طلباً کا طویل اور قیمتی وقت ضائع ہوا۔کافی طویل عرصے تک آپکی طرف سے بھی کوئی قدم نہیں اُٹھایا گیا اسکی کیا وجوہات تھیں اور بعد میں جب آپ کے خالق ہزارہ نے سکول کا دورہ کیا،تو وہ دورہ بذاتِ خود ایک متنازعہ دورہ بنا کہ آپکے خلاف اساتذہ کے بیانات بھی خبارات میں آئیں،بتائیں گے کہ کیابات تھی؟

غلام علی ہزارہ: اس سلسلے میں،میں یہ کہوں گا سکول میں جب ٹیچر زکی کمی ہمیں موصول ہوئی۔طلباء کی طرف سے کہ ہم لوگوں کا بھی آٹھواں مہینہ چل رہا ہے اور ابھی تک ہم نے ایک چیپٹر بھی نہیں پڑھا۔ ہم نے جب دورہ کیا تو بچوں کو کچھ بھی نہیں آتا تھا۔تو یہ کارکردگی تھا ہمارے ٹیچر زکا تو اُس وقت بھی ہم نے کہا تھا کہ اس خوبصورت عمارتوں کا ہم کیا کریں گے کہ جسکے اندر جو ہماری آئندہ نسل ہے اُن میں سے کوئی ہمارے قوم کا نمائندہ نہ نکلے۔

پیغام تنظیم: سکول کے اسٹاف کا یہ کہنا تھا کہ خالق ہزارہ کے دورہ کرنے کے بعد وہاں اساتذہ کے مابین ایک قسم کی سیاسی چپقلش اور سیاسی کھیل کا آغاز ہوا۔ان کا کہنا تھا کہ خالق ہزارہ وہاں بھی ایک استاد کو ذریعہ بنا کر باقی تمام اساتذہ کو اپنے سیاسی مقاصد کیلئے استعمال کرنا چاہتے تھے،اصل بات کیا تھی؟

غلام علی ہزارہ: نہیں نہیں ایسا بالکل نہیں نہیں تھا۔صرف طلباء کی نشاندہی پر کاروائی کی گئی۔اُنہوں نے کہا کہ اساتذہ اُن کی پڑھائی پر دھان نہیں دے رہے ہیں اور اپنا سیاسی کھیل،کھیل رہے ہیں تو صرف اُسی وجہ سے دورہ کیا گیا۔

پیغام تنظیم: گزشتہ دور میں جو آپ کے منشور تھے اُس پر عوام نے آپکو ایک بار منتخب کرلیا اب کی بار آپ نے مزید کیا بہتر تجاویز لے کر آگے آئے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: گزشتہ الیکشن کی طرح اس مرتبہ بھی میرے منشور میں یہی ہے کہ میں اپنے علاقے کے عوام کے لئے کام کروں اگر سکول نہیں ہے تو میں کوشش کروں گا کہ کوئی سکول میں اپنے حلقے میں بناؤں۔پرائمری سطح پر کیونکہ ہر چیز سے بالاتر تعلیم ہے نئی نسل کی تعلیم پر ہمیں توجہ دینا چاہیئے۔

پیغام تنظیم: سابقہ دور میں آپ اور آپکے ناظم کے درمیان اختلافات کی ہوائیں چلتی رہی اور آپکے درمیان گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا اسکی کیا وجوہات تھیں؟

غلام علی ہزارہ: ابھی میں آپ سے یہ کہوں گا کہ الیکشن لڑنا ہر کسی کا جمہوری حق ہے۔میں نے آج تک اپنے ناظم شوکت خاوری ابھی بھی آپ اُن سے مل سکتے ہیں پوچھ سکتے ہیں کہ میں نے کسی حد تک اُن سے اختلافات نہیں کئے۔اُن لوگوں کا اپنا نظریہ تھا کہ میں کیونکہ انتخابات میں منتخب ہو کر آیا ہوں۔اس لئے۔۔۔

پیغام تنظیم: اچھا غلام علی ہزارہ صاحب! عاشورا کے سانحے کے بعد ایک مرحلے پر شوکت خاوری صاحب نے بحیثیت نائب ناظم اپنا استعفیٰ پیش کیا،ناظم نے ایسا نہیں کیا کیوں؟

غلام علی ہزارہ: اُس وقت میں ناظم نہیں تھا۔

پیغام تنظیم: اگر آپ ناظم ہوتے تو کیا آپ استعفیٰ دے دیتے؟

غلام علی ہزارہ: میں اُس وقت دیکھ لیتا جس طرف قوم کے تمام نمائندے ہوتے تو میں بھی اُسی طرف جاتا۔

پیغام تنظیم: ہماری کمیونٹی میں قبائلی یا طائفگی سیاست کا بھی عمل دخل ہے آپ اپنی سیاست میں اسے کون سا مقام دیتے ہیں؟

غلام علی ہزارہ: طائفگی سیاست پر میں یقین نہیں رکھتا۔طائفگی سیاست میں آدمی صرف اپنے طائفے تک محدود ہوتا ہے۔اُس سے باہر نہیں نکل سکتا۔طائفگی سے ہٹ کر ہزارگی کی طرف ہمیں آنا چاہیئے۔

پیغام تنظیم: بہت اچھی بات ہے،آپ دعویٰ تو یہ کررہے ہیں لیکن لوگ کہہ رہے ہیں کہ عملی طور پر آپ Door to Door مختلف طائفوں کے سرکردوں سے رابطہ کر رہے ہیں اسکی کیا وجوہات ہیں؟

غلام علی ہزارہ: آپ ابھی تک مجھ پر ثابت نہیں کر سکتے کہ آپ نشاندہی کرے کہ میں کس کے پاس گیا ہوں ابھی تک میں کسی سرچندہ کے پاس نہیں گیا۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! آپ نے اپنے کونسلروں اور نائب ناظم کا انتخاب کس معیار پر کیا ہیں؟

غلام علی ہزارہ: میں اہلیت کی بنیاد پر انتخاب کیا ہے۔

پیغام تنظیم: اپنے کونسلروں کے نام بتائیں گے؟

غلام علی ہزارہ: یونس چنگیزی میرے نائب ناظم، کربلائی، غلام سخی، مرزا امینی ہزارہ، محمد ظاہر ہزارہ، خدا بخش، معصومہ محمد، ذکیہ، فدا حسین، شریفہ بی بی، وزیر بیگم۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! اللہ آپ کو آپ کے نیک ارادوں میں کامیاب کریں، کامیابی کی صورت میں آپ سب سے زیادہ توجہ کس شعبے پر دینگے؟

غلام علی ہزارہ: میرے حلقے میں سب سے زیادہ مسائل ہیں تعلیم پر زیادہ توجہ دینگے۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب کیا آپ کو شعر و شاعری پسند ہے؟

غلام علی ہزارہ: امجد اسلام امجد پسند ہے۔ تنظیم کے حال میں امجد اسلام امجدؔ کی شاعری بہت پسند آئی۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب، کیا آپ حُسن کی تعریف کرنا پسند کریں گے؟

غلام علی ہزارہ: یہ اللہ کا دین ہے۔

پیغام تنظیم: کیا آپ بتائیں گے کہ کامیابی یا شکست کی صورت میں اپنے حریف پینل کے ساتھ ''بادشاہ معظم'' کا سلوک کیسا رہے گا؟

غلام علی ہزارہ: (ہنستے ہوئے) حریف تو الیکشن کی حد تک ہے۔ آگے چل کر ان ناظمین کے ساتھ ساتھ ہم نے عوام کے لئے کام کرنا ہے۔ لحاظہ مجھے تنگ نظری پر یقین نہیں۔

پیغام تنظیم: غلام علی ہزارہ صاحب! کیا پوری قوم کے نام کوئی پیغام دیں گے۔

غلام علی ہزارہ: میں یہ نہیں کہتا کہ عوام مجھے ووٹ دیں بلکہ عوام ووٹ دیتے وقت پر خلوص اور قوم دوست افراد کا انتخاب کریں۔ بس۔

..................☆☆☆☆☆..................